12732 ـ ايك شخص نے كسى كے پاس رقم امانت ركھى اور واپس لينے نہ آيا تو كيا وہ ضامن بن كر اسے تجارت ميں لگا لے

سوال

ايك شخص نے ميرے پاس بطور امانت كچھ رقم ركھى، كہ وہ تھوڑى مدت بعد واپس آكر يہ رقم واپس لے گا، ليكن بہت طويل مدت تك نہ تو واپس ہى آيا اور نہ ہى رابطہ ہى كيا، ميں نے اس كے ديے گئے ٹيلى فون نمبر پر بھى رابطہ كيا ليكن وہ شخص نہيں ملا.
سوال يہ ہے كہ: كيا ميں اس مال كو تجارت ميں لگا سكتا ہوں، اس شرط پر كہ ميں اس مال كى حفاظت كروں گا اور اس كے مانگنے پر واپس كرونگا، اور رقم ميں جو نقصان بھى ہو گا وہ ميں برداشت كرونگا ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

اللہ سبحانہ وتعالى اور اس كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم نے امانت ركھنے والوں كو ان كى امانتيں ادا كرنے كا حكم ديا ہے.

فرمان بارى تعالى ہے:

اللہ تعالى تمہيں تاكيدى حكم ديتا ہے كہ تم امانتيں امانت والوں كو ادا كرو النساء (58).

اور فرمان نبوى صلى اللہ عليہ وسلم ہے:

" جس نے آپ كے پاس امانت ركھى ہے اس كى امانت اسے واپس كرو"

جامع الترمذى حديث نمبر (1264) علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے جامع الترمذى ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

لہذا آپ پر مالك كو مال واپس كرنا واجب ہے، اس ليے آپ كو چاہيے كہ اسے تلاش كريں، اور اس كے بارہ ميں دريافت كريں، اور بار بار ٹيلى فون كرتے رہيں اور رابطہ ركھيں حتى كہ وہ مل جائے.

اگر اس كے ملنے سے نااميد ہو جائيں تو اس كا محفوظ ركھيں، تا كہ وہ آكر آپ سے وصول كر لے، اور اس حالت ميں آپ كے ليے مالك كا نائب بن كر اس كا مال صدقہ كرنا جائز ہے۔ حتى الوسعہ مالك كو تلاش كرنے كے بعد ۔

اور پھر اگر مالك كسی بھی وقت آپ كے پاس آئے تو آپ اسے اس كے متعلق بتائيں كہ آپ نے وہ مال صدقہ كر ديا ہے، يا تو وہ صدقہ كو تسليم كر لے گا، اور اس كا اجروثواب اسے حاصل ہوگا، يا پھر وہ اپنا مال واپس لے لے اور صدقہ كا ثواب آپ كو ملے گا.

مستقل فتوی كميٹی سے ايسے شخص كے بارہ ميں دريافت كيا گيا جس نے ايك شخص كے پاس امانت ركھی اور كئی برس گزرنے كے باوجود لينے نہيں آيا؟

تو كميٹی كا جواب تھا:

(آپ امانت ركھنے والے شخص كو تلاش كرنے ميں پوری اور انتہائی كوشش كرنی چاہيے، اگر تو وہ خود مل جائے يا اس كے ورثاء مل جائيں تو انہيں اس كا حق ادا كرديں، اور اگر ايسا كرنے سے عاجز ہو جائيں تو پھر اسے خير وبھلائی كے كاموں ميں مالك كی طرف سے صدقہ كی نيت سے صرف كرديں.

اور اگر اس كے بعد مالك يا اس كے ورثاء آجائيں تو انہيں اس كے متعلق بتائيں، اگر تو وہ راضی ہو جائيں تو ٹھيك اور اگر راضی نہ ہو تو اسے اس كی رقم واپس كرديں، اور جو كچھ آپ نے ادا كيا ان شاء اللہ اس كا اجروثواب آپ كو ملے گا).

ديكھيں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (15 / 404).

اور مستقل كميٹی سے ايسے شخص كے متعلق بھی دريافت كيا گيا جس نے كچھ رقم ايك دوسرے شخص كے پاس ركھی اور اپنے ملك چلا گيا اور واپس نہ آيا، جس شخص كے پاس يہ امانت ہے وہ اسے اس كی بستی اور شہر كا علم نہيں، اسے اس مال كا كيا كرنا چاہيے؟

تو كميٹی نے جواب ديا:

(اگر تو واقعہ بالكل ايسا ہی جيسا كہ ذكر كيا گيا ہے، تو اگر آپ چاہيں تو اس كی امانت محفوظ ركھيں، اور مذكورہ شخص كو تلاش كرنے كی جدوجھد جاری ركھيں، اور اگر چاہيں تو اپنے پاس رقم فقراء پر صدقہ كر ديں يا پھر كسی خيراتی پروگرام ميں اس نيت سے ديں كہ اس كا ثواب مالك كو ملے، اگر تو اس كے بعد مالك يا اس كے ورثاء آ گئے تو اسے واقع كی خبر كر ديں، اگر وہ راضی ہو جائے تو ٹھيك وگرنہ آپ اسے رقم واپس كريں، اور ان شاء اللہ آپ كو اجر وثواب حاصل ہو گا).

ديكھيں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (15/ 406).

واللہ اعلم .